خلافت لائبریری ربوہ

منگل | 4-نومبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 245 | منگل 3 رجب۔ 1418ھ 4 اخاء 1376 ہش 4- نومبر 1997ء

حضرت صاحب کے خطبہ کے بارے میں ضروری اعلان

جملہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ آجکل حضرت صاحب کا خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر 6 بجے شام آرہا ہے۔ یہ خطبہ اسی روز رات کو پونے نو بجے دوبارہ ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے اور پھر اتوار کے روز دن کے گیارہ بجے بھی دوبارہ ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے۔ احباب اوقات نوٹ فرمالیں اور استفادہ فرمائیں۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ سائل کو دیکھ کر چڑ جاتے ہیں اور کچھ مولویت کی رگ ہو' تو اس کو بجائے کچھ دینے کے سوال کے مسائل سمجھانا شروع کر دیتے ہیں اور اس پر اپنی مولویت کا رعب بٹھا کر بعض اوقات سخت سست بھی کہہ بیٹھتے ہیں۔ افسوس ان لوگوں کو عقل نہیں اور سوچنے کا مادہ نہیں رکھتے' جو ایک نیک دل اور سلیم الفطرت انسان کو ملتا ہے۔ اتنا نہیں سوچتے کہ سائل اگر باوجود صحت کے سوال کرتا ہے' تو وہ خود گناہ کرتا ہے۔ اس کو کچھ دینے میں تو گناہ لازم نہیں آتا' بلکہ حدیث شریف میں (-) الفاظ آئے ہیں۔ یعنی خواہ سائل سوار ہو کر بھی آوے تو بھی کچھ دے دینا چاہئے اور (کلام الٰہی) میں ارشاد آیا ہے۔ کہ سائل کو مت جھڑک۔ اس پر یہ کوئی صراحت نہیں کی گئی کہ فلاں قسم کے سائل کو مت جھڑک اور فلاں قسم کے سائل کو جھڑک۔ پس یاد رکھو کہ سائل کو نہ جھڑکو' کیونکہ اس سے ایک قسم کی بداخلاقی کا بیج بویا جاتا ہے۔ اخلاق یہی چاہتا ہے کہ سائل پر جلدی ناراض نہ ہو۔ یہ شیطان کی خواہش ہے کہ وہ اس طریق سے تم کو نیکی سے محروم رکھے اور بدی کا وارث بنا دے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 353)

ایک بہت بڑی نعمت دیانت داری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دنیا میں بہت بڑی نعمتوں میں سے ایک دیانت داری بھی ہے۔ ایک کروڑپتی بددیانت وہ عزت نہیں حاصل کر سکتا جو ایک فاقہ مرنے والا دیانت دار حاصل کر سکتا ہے۔ عزت قلب سے تعلق رکھتی ہے۔ اور منہ کی تعریفیں عزت بڑھانے میں مد نہیں ہوتیں۔ منہ کسی کی کتنی ہی تعریف کرے۔ مگر دل خالی ہو۔ یا ممدوح کے پیٹھ پھیرتے ہی اور باتوں میں مشغول ہو جائے۔ تو اس سے ممدوح معزز نہیں بنتا۔ اگر کسی کی منہ سے تعریف کرنے والے دس ہزار ہوں مگر ان کے دل میں اس شخص کے لئے عزت نہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں ایک اور شخص ہے جس کی تعریف کرنے والا صرف ایک ہے اور وہ دل سے کرتا ہے تو وہ شخص معزز نہیں جس کی منہ سے تعریف کرنے والے دس ہزار ہیں۔ اور یہ شخص معزز ہے جس کی تعریف کرنے والا ایک ہی ہے مگر دل سے کرتا ہے۔ مقدمہ الذکر کی عزت نقلی ہے اور موخرالذکر کی اصلی۔ کیونکہ منہ سے دس ہزار تعریفیں کرنے والے موقعہ پر کام نہیں آئیں گے۔ اور دل سے عزت کرنے والا ایک شخص موقعہ پر کام آئے گا۔ اور اپنے ممدوح کے لئے جان دے دے گا۔ اور سچا دوست وہی ہے جو موقع پر کام آوے۔

مثل مشہور ہے کہ کوئی امیر تھا اس کے پاس بہت سے امراء آتے تھے۔ لیکن اس کی توجہ زیادہ تر ایک غریب پر تھی جو اس سے ملنے کے لئے آیا کرتا تھا۔ امیر کی بیوی اس کو ملامت کیا کرتی تھی کہ تم جس سے زیادہ محبت سے ملتے ہو وہ ایک ذلیل آدمی ہے۔ امیر ہمیشہ ٹالتا رہتا تھا اور صرف یہ کہہ دیا کرتا تھا کہ اس میں بھی ایک حکمت ہے۔ آخر جب اس کی بیوی کا اصرار بہت بڑھا تو اس نے کہا چلو میں تمہیں دکھاؤں۔ بیوی کو ساتھ لیا اور دونوں میاں بیوی نے غریبانہ لباس پہنا۔ اور بیوی کو ایک بوسیدہ چادر اوڑھا کر پہلے اپنے امیر دوستوں میں سے سب سے بڑے کے گھر گیا اور دروازے پر جا کر اطلاع کرائی کہ مجھے سخت نقصان پہنچا ہے۔ آپ سے ملنے کی ضرورت ہے۔ امیر دوست نے کہلا بھیجا کہ کہدو کہ میں تو آپ سے واقف نہیں۔ دوسرے کے ہاں گیا۔ اس نے بھی اندر سے کہلا بھیجا کہ وہ گھر نہیں۔ اسی طرح سب امیر دوستوں میں سے کسی نے کوئی عذر کیا کسی نے کوئی۔ اس نے اپنی بیوی کو کہا کہ ان امیر دوستوں کو دیکھ لیا۔ اب اس غریب کے پاس چل کر دیکھ۔ بیوی نے کہا کہ جب امیروں کی یہ حالت ہے تو اس غریب

باقی صفحہ 7 پر

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم علیم محمود صاحب مربی سلسلہ دفتر مجلس نصرت جہاں کو مورخہ 97-10-27 بروز سوموار پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بیٹی کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت ثناء محمود عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم محمد رفیق صاحب اسلامیہ پارک لاہور کی پوتی اور مکرم نورالحق صاحب مظہر کی نواسی ہے۔ بچی کی درازی عمر اور نیک صالحہ ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ ثریا خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالقیوم صاحب سنت نگر لاہور مورخہ 97-10-26 کو حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک وفات پا گئیں۔ آپ کی عمر قریباً 76 سال تھی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے میت ربوہ لائی گئی بیت المبارک میں بعد عصر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر محترم ناظر صاحب امور عامہ نے دعا کروائی۔ آپ محترم تیمور احمد چغتائی ریٹائرڈ انڈر فنانس سیکرٹری حکومت پنجاب اور محترم محمد اکبر اقبال صاحب واقف زندگی مقیم یوگنڈا کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کم و بیش 25 سال تک مختلف حیثیتوں میں لجنہ اماء اللہ لاہور میں خدمات دینیہ بجالاتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب نزد اقصیٰ چوک دارالرحمت شرقی ربوہ مورخہ 26- اکتوبر 1997ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک اچانک بعمر 66 سال وفات پا گئے۔ اگلے دن بعد مغرب بیت المہدی گول بازار ربوہ میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ بعدہ قبرستان نمبر1 میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم شہزاد محمد رفیع خان صاحب صدر محلہ دارالرحمت شرقی نے دعا کروائی۔

موصوف ماسٹر حسن محمد صاحب کلو سوہلوی کے بھتیجے اور چوہدری شریف احمد صاحب کلو پنشنر صدر انجمن احمدیہ حال کینیڈا کے بڑے بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

یہ یقینی اور سچی بات ہے کہ جو خدا کے ہوتے ہیں خدا ان کا ہوتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

4 نبوت 1376 ہش   4 نومبر 1997ء

دعوت الی اللہ اور حکمت

آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ کسی سے بات کی جاتی ہے تو فوراً سمجھ جاتا ہے اور آپ کی بات مان لیتا ہے۔ اور کسی اور شخص سے بات کی جاتی ہے تو وہ مانتا ہی نہیں۔ آپ اسے ہزار دفعہ وہ بات بتائیں وہ انکار ہی کرتا چلا جاتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ لوگ ایک دوسرے سے اتنے مختلف ہیں کہ آپ اندازہ بھی نہیں کرسکتے۔ کیونکہ جس شخص نے آپ کی بات مان لی اس نے تو آپ کی بات مان کر آپ کے کام کو صحیح نتیجے تک پہنچا دیا اور جس شخص نے نہیں مانی اور بار بار بتانے کے باوجود نہیں مانی اس نے آپ کا وقت ضائع کیا۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ان دونوں قسم کے لوگ ساری دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ ہر روز ہمیں ایسے لوگوں سے ملنے کا موقعہ ملتا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کہتے چلے جائیں گے۔ ہم بات سناتے چلے جائیں گے۔ ہم بات سمجھاتے چلے جائیں گے۔ آخر ایک دن تو مانے گا۔ لیکن نہیں۔ ضروری نہیں کہ ایک دن وہ مان لے۔ پتھر پتھر ہی رہے گا۔ اور موم موم رہے گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اگر آپ اپنی بات منوانی چاہتے ہیں تو ایسے لوگوں کی تلاش کریں جو بات ماننے والے ہیں جن کے متعلق یہ خیال پیدا ہو جائے کہ بار بار کہنے کے باوجود وہ بات مانتے ہی نہیں انہیں چھوڑ دیجئے۔ یہ آپ کے لئے کارِ ثواب ہو گا کہ آپ نے انہیں چھوڑ دیا اور آپ نے کسی ایسے شخص کی طرف رجوع کیا جو آپ کی بات ماننے کے لئے تیار ہے۔ دعوت الی اللہ ہم سب کا فرض ہے۔ اور دعوت الی اللہ کرنے کے لئے ہم سب شب و روز تگ و دو کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ بات ہمیں کبھی نہیں بھولنی چاہئے کہ حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ایسے لوگوں کو تلاش کریں جو ہماری بات سننے کے لئے تیار ہوں اور جن میں مان لینے کا مادہ موجود ہو۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کس طرح پتہ چلے گا کہ کسی میں مان لینے کا مادہ موجود ہے۔ یہ گفتگو کے دوران ان کے رویے سے پتہ چل سکتا ہے۔ اور پھر ہم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس رویے کو بابرکت کرے۔

پس یہ بات ہرگز نہ بھولیں کہ دعوت الی اللہ کے لئے اچھے لوگوں کو تلاش کریں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کو بھی یہی بتایا گیا تھا کہ یہ جماعت دنیا بھر میں سعید روحوں کو اکٹھا کرنے کے لئے ہے۔ یہ نہیں کہا گیا تھا کہ تمام روحوں کو اکٹھا کرنے کے لئے ہے۔ اگر تمام روحوں کو اکٹھا کرنے کے لئے کہا جاتا تو یقیناً ہمارا فرض بن جاتا کہ ہم ہر شخص سے ایک ہی رنگ میں بات کریں۔ لیکن سعید روحوں کو اکٹھا کرنے کی بات کی گئی ہے اس لئے ہمیں لازم ہے کہ ہم ایسے لوگوں کی تلاش کریں جن میں سعادت پائی جاتی ہے۔ جنہیں ہم سعید لوگ کہہ سکتے ہیں۔ جو اپنی سعادت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے متعلق بات سننے کے لیے بھی تیار ہیں اور بات ماننے کے لئے بھی۔ اس سلسلے میں ہم حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد پیش کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"خدا کی تدبیر نے جو تقدیر ہم پر کھول دی ہے وہ تمام دنیا کی سعید روحوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کی تقدیر ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے جو ہمیں طریق سمجھایا ہے ان میں سے یہ ایک طریق ہے جو میں آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ اچھے لوگوں کی تلاش کریں۔ اللہ کو ان کی ضرورت ہے۔ اور جن میں کم حسن ہے ان میں حسن پیدا کریں کیونکہ جو نسبتاً کم حسن رکھتے ہیں ان کو حاصل کرنے کے لئے محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے تو آپ کا فرض ہے کہ پھر حسن پیدا کریں۔ اگر آپ حسن نہیں پیدا کریں گے تو آپ کے ہاتھ وہ پھل نہیں لگیں گے جن کی آپ کو حرص بھی ہے اور حرص بھی بے جا ہے۔ کیونکہ گندوں کو شامل کرنا اور نام کے طور پر تعداد بڑھانا یہ تو دعوت الی اللہ کا مقصد ہی نہیں ہے۔ دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں جب تعداد بڑھتی ہے تو نیکی کو تقویت دینے کی خاطر بڑھتی ہے۔ اور اس پہلو سے تعداد کا بڑھنا مفید ہے۔ مگر گند اکٹھا کرلیں بد اکٹھے کر لیں تو یہ دعوت الی اللہ کے مقصد کے بالکل منافی مقصد ہے۔ بلکہ جو کچھ دعوت الی اللہ ہوئی ہے اس کو نقصان پہنچانے والا مقصد ہے۔ تو آپ یاد رکھیں کہ آپ نے پہلا کام اچھوں کی تلاش۔ دوسرا کام اچھی باتیں تلاش کر کے ان کو ابھارنا اور ان کے ذریعہ حسن کو بڑھانا ہے۔ اور یہ جو کام ہے اس کے لئے بھی حکمت چاہئے تھی۔ تبھی خدا تعالیٰ ہمیشہ دعوت کے مضمون کے ساتھ حکمت کا مضمون باندھتا ہے"۔

اس ارشاد میں بنیادی نکتہ یہ ہے کہ دعوت الی اللہ کے ساتھ حکمت کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اگر ہم دیواروں کے ساتھ سر پٹکتے رہیں تو کچھ بھی نہیں بنے گا۔ ایسے لوگوں کے ساتھ بات کرنا جن کے متعلق صاف ظاہر ہو کہ ان کی فطرت انہیں ماننے کی طرف آنے نہیں دے گی ضیاع وقت ہے۔ پس اس بنیادی نکتے کو یاد رکھنا ہمارا فرض ہے۔ کہ دعوت الی اللہ حکمت کے ساتھ کی جائے اور جنہیں دعوت الی اللہ ہم کرتے ہیں۔ ان میں بھی جہاں تک ہمارے لئے ممکن ہو ہم حسن پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ایسا کرنے ہی سے اللہ تعالیٰ ہمیں پھل عطا کرے گا اور یہ پھل ہمارے اپنے باغ میں آ کر زیادہ بہتر تاثر دیں گے۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر شخص دعوت الی اللہ کرے اور ہر شخص دعوت الی اللہ کرتے ہوئے حکمت کو ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ اپنا وقت بھی ضائع نہ کرے اور دوسروں کے ساتھ بھی بلاوجہ الجھ نہ جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی طور پر حکمت کے ساتھ دعوت الی اللہ کی توفیق عطا کرے۔

بات سُن ہر ایک کی ہر ایک سے تُو بات کر
گفتگو کا ہے یہی انداز تو اس سے نہ ڈر
دوستوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے لازمی
مجلسی انسان بننے سے نہیں کوئی مفر
سوچنا ہے لازمی اور تول ہر اک بات کو
تولنے سے بات کو، حکمت کے کھل جاتے ہیں در

ابو الاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب

(ولادت 1862ء 'بیعت 1901ء 'وفات 1937ء)

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کا شمار حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز رفقاء میں ہوتا ہے۔ آپ 1862ء میں کلر سیداں تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی ایک مشہور سادات خاندان میں پیدا ہوئے آپ کے والد صاحب کا نام سید باغ حسین شاہ صاحب تھا۔

آپ فرماتے ہیں۔ "میں پانچ یا چھ سال سے یتیم و بیکس رہ گیا تھا...... یہ بھی اس ذات الٰہی کا رحم اور فضل تھا کہ میں ہر ایک حاجت کیا چھوٹی کیا بڑی سب میں دعاؤں سے کامیاب ہوتا رہا"۔

آپ نے ڈاکٹری کا پیشہ اختیار کیا اور ایک لمبا عرصہ رعیہ ضلع سیالکوٹ (حال ضلع نارووال) میں سرکاری ملازمت پر کام کرتے رہے آپ کی شادی آپ کے چچا سید گل حسین شاہ صاحب کی صاحبزادی سیدہ سعیدۃ النساء صاحبہ سے ہوئی۔ آپ اور آپ کی اہلیہ نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔ اور عبادت گزار اور اللہ کی مخلوق کی بے لوث خدمت کرنے والے اور دعائیں کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت صالح اولاد عطا فرمائی۔

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کو 1901ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت کرنے کی توفیق ملی اس وقت آپ کا قیام رعیہ میں تھا آپ کی اہلیہ حضرت سیدہ سعیدۃ النساء صاحبہ کو بھی جلد ہی آپ کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کو توفیق ملی اور اس طرح آپ کا سارا کنبہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دامن سے وابستہ ہو گیا۔ آپ کے خلوص اور نیکی اور بے شمار خصوصیات کے باعث حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نگاہ میں آپ کو خاص قدر و منزلت حاصل ہو گئی۔

آپ کی ایک صاحبزادی حضرت مریم بیگم صاحبہ (جو بعد میں ام طاہر کے نام سے موسوم ہوئیں) حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بہو بن کر خواتین مبارکہ میں شامل ہوئیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے موعود فرزند حضرت مرزا محمود احمد صاحب امام جماعت الثانی نے 1921ء میں حضرت مریم بیگم صاحبہ سے نکاح فرمایا اور اس مبارک جوڑے سے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب 1928ء میں پیدا ہوئے جو جماعت احمدیہ عالمگیر کے موجودہ امام ہیں۔

حضرت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت (بانی جماعت احمدیہ) باغ میں ایک چارپائی پر تشریف رکھتے تھے اور دوسری دو چارپائیوں پر مفتی محمد صادق صاحب اور شیخ رحمت اللہ (وفات یافتہ) وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک بوری نیچے پڑی ہوئی تھی اس پر میں دو چار آدمیوں سمیت بیٹھا ہوا تھا..... حضرت صاحب کھڑے تقریر فرمارہے تھے کہ اچانک (حضرت صاحب) کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا ڈاکٹر صاحب! آپ میرے پاس چارپائی پر آکر بیٹھ جائیں مجھے شرم محسوس ہوئی کہ میں (حضرت صاحب) کے ساتھ برابر ہو کر بیٹھوں (حضرت صاحب) نے دوبارہ فرمایا کہ شاہ صاحب آپ میرے پاس چارپائی پر آجائیں۔ میں نے عرض کیا..... کہ میں یہیں اچھا ہوں.... دوبارہ فرمایا کہ شاہ صاحب آپ مرے پاس چارپائی پر آجائیں میں نے عرض کیا کہ..... میں یہیں اچھا ہوں تیسری بار (حضرت صاحب) نے خاص طور پر فرمایا کہ آپ میری چارپائی پر آکر بیٹھ جائیں کیونکہ آپ سید ہیں اور آپ کا احترام ہم کو منظور ہے۔

آپ نے جب حضرت بانی جماعت احمدیہ کی بیعت کی تو حضرت صاحب نے آپ کو ارشاد فرمایا۔

"آپ کو ہمارے پاس بار بار آنا چاہئے تاکہ ہمارا فیضان قلبی اور صحبت کے اثر کا پرتو آپ پر پڑ کر آپ کی روحانی ترقیات ہوں"۔

آپ نے عرض کیا۔

"ملازمت میں رخصت بار بار نہیں ملتی" فرمایا "ایسے حالات میں آپ بذریعہ خطوط بار بار یاد دہانی کراتے رہا کریں تاکہ دعاؤں کے ذریعہ توجہ جاری رہے کیونکہ فیضان الٰہی کا اجراء قلب پر صحبت صالحین کے تکرار یا بذریعہ خطوط دعا کی یاد دہانی پر منحصر ہے"۔

آپ کی اہلیہ کی بیعت کا واقعہ بڑا ایمان افروز ہے بیعت کرنے کے بعد ان کو ایک نہایت مبشر خواب آئی جس سے ان کے ایمان و ایقان میں غیر معمولی اضافہ ہوا انہوں نے حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار صاہب سے کہا "آپ کو تین ماہ کی رخصت لے کر قادیان جانا چاہئے"۔ آپ فرماتے ہیں۔ "سخت بے قراری ظاہر کی کہ ایسے مقبول شخص کی صحبت سے جلدی فائدہ اٹھانا چاہئے زندگی کا اعتبار نہیں۔ ان کے اصرار پر میں تین ماہ کی رخصت لے کر مع اہل و عیال قادیان پہنچا حضرت صاحب کو کمال خوشی ہوئی اور (حضرت) نے اپنے قریب کے مکان میں جگہ دی اور بہت ہی عزت کرتے تھے اور خاص محبت و شفقت اور خاطر تواضع سے پیش آتے تھے"۔

آپ کی اہلیہ صاحبہ کی درخواست پر ہی حضرت صاحب نے عورتوں میں وعظ اور درس دینا شروع کیا اور اس کے بعد حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو حکم دیا کہ وہ عورتوں میں بھی درس دیا کریں۔

غرض بیعت کے بعد کئی بار رخصتیں لے کر آپ سارے کنبے سمیت قادیان حاضر ہوتے تھے بلکہ اپنے بڑے بچوں کو وہیں داخل کروادیا تھا۔

جب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بیمار ہوئے تو اس وقت بھی آپ قادیان میں تھے اور حضرت صاحب کے گھر میں ٹھہرے ہوئے تھے حضرت امام الثانی فرماتے ہیں۔ "ہمارے چھوٹے بھائی مبارک احمد سے..... حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کو بہت پیار تھا وہ شدید ٹائیفائڈ سے بیمار ہوا..... مبارک احمد کی بیماری میں کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کی شادی ہو رہی ہے یہ خواب سن کر (حضرت صاحب) نے فرمایا کہ معبرین نے لکھا ہے کہ ایسی خواب کی تعبیر تو موت ہے اسے ظاہری رنگ میں پورا کردینے سے بعض دفعہ تعبیر ٹل جاتی ہے اس لئے آؤ مبارک احمد کی شادی کردیں گو وہ بچہ جسے شادی بیاہ کا کچھ بھی علم نہ تھا (حضرت صاحب) کو اس کی شادی کا فکر ہوا جس وقت (حضرت صاحب) یہ باتیں کر رہے تھے تو اتفاقاً ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کی اہلیہ صاحبہ صحن میں نظر آئیں (حضرت صاحب) نے انہیں بلا کر فرمایا کہ ہمارا یہ منشاء ہے کہ مبارک احمد کی شادی کریں آپ کی لڑکی مریم ہے اگر آپ پسند کریں تو اس سے مبارک احمد کی شادی کردی جائے انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی عذر نہیں لیکن اگر (حضرت صاحب) کچھ مہلت دیں تو میں ڈاکٹر صاحب سے پوچھ لوں۔ یہ خاندان نیچے گول کمرہ میں ٹھہرا ہوا تھا باہر سے ڈاکٹر صاحب آئے تو انہوں نے اس رنگ میں بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے دین میں جب کوئی داخل ہوتا ہے تو بعض دفعہ اس کے ایمان کی آزمائش بھی ہوتی ہے اگر اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان کی آزمائش کرے گا تو کیا آپ پکے رہیں گے؟..... جواب دیا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ استقامت عطا کرے گا اس پر انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو ساری بات سنائی تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اچھی بات ہے اگر (حضرت صاحب) کو پسند ہے تو ہمیں اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔...... یہ شادی ہو گئی اور کچھ دنوں بعد وہ لڑکی بیوہ ہو گئی اللہ تعالیٰ کسی کے اخلاص کو ضائع نہیں کرتا آخر وہی لڑکی پھر (حضرت صاحب) کے خاندان میں آئی اور (حضرت امام الثانی) سے بیاہی گئی۔

حضرت اماں جان روایت کرتی ہیں کہ جب مبارک احمد فوت ہو گیا اور مریم بیگم بیوہ رہ گئی تو (حضرت صاحب) نے گھر میں ایک دفعہ یہ خواہش ظاہر کی کہ لڑکی ہمارے گھر میں آئے تو اچھا ہے یعنی ہمارے بچوں میں سے کوئی اس سے شادی کر لے تو بہتر ہے"۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر مبرم کے تحت 7 فروری 1921ء کو حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ حضرت امام الثانی کے عقد میں آئیں اور الٰہی نوشتے پورے ہوئے۔

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار صاحب کا قیام پچیس سال تک رعیہ میں رہا جو 1895ء سے 1920ء تک بنتا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ مستقل طور پر قادیان تشریف لے گئے۔

رعیہ میں قیام کے دوران آپ کے کئی ایمان افروز واقعات تاریخ نے ریکارڈ کئے ہیں آپ نہایت ہمدرد انسان تھے اور دعاگو۔ اللہ کے بندوں سے غیر معمولی ہمدردی اور پیار تھا اللہ کے آگے ہر وقت سربسجود رہتے تھے اور دعائیں کرتے رہتے تھے۔

آپ کے بچوں کا بیان ہے کہ "حضرت شاہ صاحب جب ہسپتال سے واپس گھر تشریف لاتے تو اپنے بچوں کو مخاطب کر کے فرماتے" آج فلاں فلاں مریض کو تکلیف ہے ان کو جا کر دباؤ اور ان مریضوں میں مسلمان ہی نہیں ہندو اور سکھ بھی شامل تھے"۔ آپ نے اپنی اولاد کی نہایت اعلیٰ تربیت فرمائی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آپ کے کنبہ کو ایک مرتبہ "بہشتی ٹبر" قرار دیا۔ آپکی اولاد کی تربیت کا یہ عالم تھا کہ حضرت امام اول نے آپ کو کئی بار فرمایا۔ "آپ نے اپنی اولاد کی خوب تربیت اور پرورش کی ہے جس سے ہم کو دیکھ کر رشک آتا ہے"۔

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے تاوفات قادیان میں رہائش رکھی۔ جب تک صحت نے اجازت دی نور ہسپتال قادیان میں آنریری ڈاکٹر کے طور پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ غرباء پروری آپ کا خاص شیوہ رہا۔

آپ کی اہلیہ محترمہ نے 13 اور 14 نومبر 1923ء کی درمیانی شب وفات پائی۔ ان کی عمر اس وقت 55 سال تھی۔ 1933ء میں حضرت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کی نظر بہت کمزور ہو گئی۔ آپ زیادہ وقت گھر میں گذارنے لگے وقت کا اکثر حصہ عبادات اور ذکر الٰہی میں گذارتے تھے وفات سے چند دن پہلے آپ پھسل گئے جس سے شدید زخم آیا۔ بخار بھی چڑھ گیا بالآخر 23 جون 1937ء کو پانچ بجے شام آپ کا انتقال ہو گیا آپ نے پچھتر سال عمر پائی آپ موصی تھے وصیت نمبر 186 تھا آپ کا جنازہ حضرت امام الثانی نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ خاص میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

آپ نے اپنے پیچھے نہات صالح اولاد چھوڑی جنہوں نے خدمات دینیہ میں خاص نام پیدا کیا آپ کی اولاد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1)۔ سیدہ زینب بیگم صاحبہ (ولادت 1883ء بیعت 1902ء وفات 1950ء) ان کی شادی سید شیر شاہ صاحب سے ہوئی ان کا ایک ہی بیٹا ہوا جن کا نام سید عبداللہ شاہ صاحب ہے۔

(2)۔ سیدہ خیرالنساء صاحبہ (ولادت 1886ء بیعت 1902ء وفات 1962ء) ان کی شادی سید لعل شاہ صاحب سے ہوئی ان کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہوئے۔

(3)۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (ولادت 1889ء بیعت 1902ء وفات 1967ء) ان کی دو بیٹیاں ہوئیں اور ایک بیٹا ہوا۔ انہوں نے بطور خاص خدمت دین کی توفیق

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

خدا تعالیٰ بدوں کسی نیکی دعا اور التجا اور بدوں تفرقہ کافر و مومن کے ہر ایک کی پرورش فرما رہا ہے۔ اور اپنی ربوبیت اور رحمانیت کے فیض سے سب کو فیض پہنچا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیگم ممتاز نفر اللہ صاحبہ

اچھی مائیں

(فیروزہ بیگم)

الفضل کا احسان عظیم ہے کہ ماں کا ذکر خیر کریں خدا تعالیٰ کے مجھ پر بے شمار احسان ہیں کہ ایسی ماں عطا کی جو اوصاف حمیدہ اور خلوص محبت کا اعلیٰ نمونہ تھیں۔ ان کی خوبیاں بیان کرنا اپنی طاقت سے باہر ہے۔ بہت امیرانہ گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ ایک ہونے کے ناطے بہت لاڈ پیار سے پرورش پائی مگر یہ خوبی نمایاں تھی کہ امیر ہونے کا کبھی اظہار نہیں کیا بہت سادگی تھی۔ ابا جان نے جوانی میں بیعت کی اور اماں جان کو کہا کہ میں احمدی ہو گیا ہوں آپ کی کیا رائے ہے کہا آگے امام اور پیچھے میں اسی وقت بیعت کر لی۔ بہت بااخلاق اور پاکیزہ تھیں صفائی تو ایسی کہ اس کی مثال نہیں ملتی یہاں تک کہ ہندو بھی تعریف کئے بغیر نہ رہتے۔ ہم خدا کے فضل سے بارہ بہن بھائی تھے اس طرح تربیت کی کہ وہ بھی ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ ہر ایک کو عبادات کا پابند بنایا۔ ہم لوگ نہر کے بنگلہ میں رہتے تھے جو شہر سے دور ہوتا تھا سواری سوائے گھوڑے کے اور نہیں ہوتی تھی۔ ماحول بہت صاف کھلی ہوا اور ہر طرف سبزہ ہی سبزہ اس ماحول میں جہاں بیت الذکر نہ تھی اپنے بچوں کی دینی تربیت کا بہت خیال رکھتیں ہر عبادت کے وقت بچوں کو آواز دیتیں وضو کرو عبادت کا وقت ہے۔ اگر ابا جان گھر پر ہوتے تو وہ خود باجماعت عبادت پڑھاتے ورنہ ہم سب اکٹھے عبادت کرتے۔ ویسے دن میں صبح اور مغرب اور عشاء ہمیشہ باجماعت گھر پر ہوتیں۔ خود احمدی ہوئیں اس لئے بہت پرجوش احمدی تھیں۔ جماعت کے ہر کام میں حصہ لینا اور چندے دینا اور کوشش کرنی کہ پہلے ادا ہو۔ ابا جان امیر جماعت تھے اس لئے مہمان ہر وقت گھر پر آتے رہتے ان کی خدمت بڑے خلوص سے کرتیں کہ یہ جماعت کے خادم ہیں انہیں کی برکت سے ہمارے گھر میں برکت ہو گی سب نعمتیں قسم قسم کے کھانے خود اپنے ہاتھ سے بناتیں۔ نوکر سے ہانڈی بنوانا ناپسند تھا کیونکہ صفائی بہت زیادہ رکھتی تھیں۔ اس لئے کہ نوکر پاکیزہ کھانے کو کہیں ناپاک نہ کر دے غذا سے انسان کی صحت ہے مرد تمام دن محنت کرتا ہے کھانا صاف ستھرا نہ ملے تو خاک مزا ہے۔ غرض کہ بچوں کے لباس اس قدر نفیس اور اجلے ہوتے کہ سکول سے ہمیں لباس کا انعام ملتا جوتے تک کا خیال رکھتیں۔ ابا جان کے لباس کا بہت خیال ہو تاکہ ناپاک نہ ہو جائے جب ابا جان باہر نکلتے تو بہت ہی خوبصورت لگتے یہ تمام اماں جان کا کمال تھا ہماری ایسی تربیت کی تھی کہ وہ نسل در نسل چلے گی اتنا سلیقہ کہ ایک آواز پر ہر بچہ کو حکم ہوتا کہ کام کرو وہی سب کام چھوڑ کر جاتا اور ان کا کام کرتا کیا مجال کہ وہ دوسرے کو کہے کہ آپ کام کریں جس گھر میں بارہ بچے ہوں وہاں کیا حشر ہوتا ہو گا مگر تمام محلہ حیران کہ اس گھر میں کسی کی کوئی آواز نہیں سنی نہ لڑائی نہ جھگڑا ایک دوسرے کے ساتھ تعاون آج کل کی پڑھی لکھی مائیں ایسا ماحول پیدا نہیں کر سکتیں وہ اگر اس وقت زیادہ پڑھی ہوتی تو خدا معلوم وہ ہمیں کیا بنا دیتیں اعلیٰ تعلیم ہر بچے نے لی اور بہت اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئے ہر کام میں ڈسپلن تھا صبح نہا کر ناشتے کے لئے میز پر آؤ بہت خاموشی سے ہم سب بہن بھائی ناشتہ کر کے سکول جاتے سر سے پاؤں تک نفاست ہوتی دوپہر کو کپڑے تبدیل کرواتیں کہ کھانا تیار ہے ہاتھ منہ دھو کر میز پر آؤ اور عبادت پڑھ کر سکول کا کام کرو تا کلام الٰہی کی کلاس شروع ہو۔ گھر نہیں تھا پورا سکول تھا اکثر عورتیں پوچھتیں کہ ایسی تربیت کیسے کی ہے بچوں کی کہتیں یہ تمام احمدیت کا پھل ہے خدا تعالیٰ نے میری اولاد کو صبر اور محنت کی توفیق دی اس میں میرا کوئی کمال نہیں یہ سب ان کے والد صاحب کی دعائیں ہیں۔ یہ بھی نہیں بتانا پسند کرتیں کہ میں نے ان کی تربیت کی ہے اس میں بھی عاجزی ظاہر کرتیں بڑا پن پسند نہ تھا اس لئے کہ بہت بڑے گھرانے کی فرد ہونے پر یہ عاجزی بہت اعلیٰ تھی خوابیں بہت سچی دیکھتیں ایسے جیسے خدا ان سے خود باتیں کر رہا ہے ہر وقت ذکر الٰہی زبان پر رہتا اور بچوں کو بھی دعا کی تلقین کرتی کہ خدا تعالیٰ سے مانگو وہی ہمارا سب کچھ ہے وہی دیتا ہے بندے میں کوئی طاقت نہیں خدائے رحمٰن کا جتنا شکر کریں ہم کہ اتنا پیارا تحفہ ماں کی صورت میں دیا ہے جو نایاب ہے اگر وہ احمدی نہ ہوتیں تو شائد ہم کچھ بھی نہ ہوتے آج جو کچھ بھی ہیں ان کی دعاؤں اور خلوص محبت کی بدولت ہیں۔ اتنا صاف شفاف کیا ہے کہ اس کی مثال مشکل ہے یہ بھی ہر وقت تلقین کرتیں کہ خاندان حضرت بانی سلسلہ کے لئے خاص دعائیں کیا کرو خاص طور پر امام جماعت کے لئے۔ یہ بہت بڑا انعام ہے کہ خدا ان کا سایہ ہمیشہ ہمارے اوپر رکھے یہ بھی خدا تعالیٰ کا خاص انعام ہے کہ خاندان سے ہمیں بہت پیار ملا ہے خاص طور پر حضرت ام طاہر صاحبہ حضرت اماں جان اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ یہ تمام ہستیاں بہت قابل احترام تھیں خدا تعالیٰ ان سب کو اپنی رحمت کے سائے تلے رکھے آمین آخر میں تمام جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ گوہر نایاب کو خدا تعالیٰ اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

○○○

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

تعارف

النداء (ڈاکٹر عبدالسلام نمبر)

مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کا مجلہ

کینیڈا کی مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنے مجلہ النداء کا ڈاکٹر عبدالسلام نمبر شائع کیا ہے۔ اردو اور انگریزی دو زبانوں میں شائع ہونے والا یہ جریدہ سہ ماہی ہے اور اس خاص نمبر کی خاطر دو شمارے یکجا کئے گئے ہیں لہذا یہ شمارہ جنوری سے جون 1997ء کا شمارہ بن گیا ہے۔ اردو حصے کے ایڈیٹر مکرم ناصر احمد وینس ہیں اردو حصے کے مندرجات یہ ہیں ڈاکٹر عبدالسلام کے رشحات قلم، ڈاکٹر عبدالسلام بحیثیت شاگرد اپنے اساتذہ کی نظر میں۔ ڈاکٹر عبدالسلام کے عالمی اعزازات پر ایک طائرانہ نظر۔ نوبل انعام لینے کی تقریب سے ڈاکٹر صاحب کا خطاب۔ فلیش بیک 1997ء اخبارات کے آئینہ میں۔ آئی سی ٹی پی ایک غمگسار دل کا منجمد لہو۔ ڈاکٹر عبدالسلام کی نوبل انعام یافتہ تھیوری کا مختصر تعارف۔ دل کو کئی کہانیاں یاد سی آ کے رہ گئیں منور احمد مرزا۔ ڈاکٹر عبدالسلام چند یادیں ائر مارشل (ر) ظفر چوہدری۔ یادوں کے چراغ ڈاکٹر انور احمد شمیم۔ اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر محمد ذکریا ورک۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام ایک ذہین و فطین انسان محمود مجیب اصغر۔ حسین اخلاق دلکش سیرت تاثرات۔ پیارے بھائی جان حمیدہ بشیر احمد۔ بیاد عبدالسلام منظور اظہار عقیدت بزبان شعراء احمدیت۔ پیغامات تعزیت۔ مر گئے ہم تو زمانے نے بہت یاد کیا۔ اخباری اداریے۔ مکتوب پاکستان مبشر احمد محمود ایم اے۔ سنجیدہ طبع دانشوران پاکستان کے کلمات تحسین و آفرین۔ عبدالعزیز خالد۔ ڈاکٹر پرویز ہود بھائی۔ اصغر علی گھرال۔ قاضی جاوید۔ مسعود حسن۔ افضل توصیف۔ ڈاکٹر انور سدید۔ پروفیسر انیس عالم۔ ایس اے مرزا۔ اردشیر کاؤس جی۔ زاہدہ حنا۔ راس حسین صدیقی۔ ڈاکٹر منیر احمد خان۔ رموز فطرت پر تبصرہ ڈاکٹر پرویز پروازی۔ ڈاکٹر عبدالسلام کا سفر آخرت۔ اس کے علاوہ کئی خوبصورت تصاویر بھی اردو حصے کی زینت ہیں۔

انگریزی حصے کے ایڈیٹر ابو سرمد ہیں۔ اس کے مندرجات میں قابل ذکر یہ ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام اے مین آف تھری ورلڈز وسیم احمد۔ دی ہولی (-) اینڈ سائنس از ڈاکٹر عبدالسلام۔ ڈاکٹر عبدالسلام سے انٹرویو نیو سائنٹسٹ 28۔ اگست 1976ء این کاؤنٹرز ود سلام ڈاکٹر پرویز۔ ہود بھائی۔ ڈاکٹر عبدالسلام مائی ہیرو ڈاکٹر اعجاز رؤف۔ کنگسٹن۔ دی گریٹ ہیرو ڈاکٹر چیرالباہری ٹورانٹو۔ ڈاکٹر عبدالسلامز لو فار پاکستان ابو سرمد۔ ٹریبوٹ ٹو اے گریٹ سائنٹسٹ احمد ایف جیون جی کراچی۔ دی فورس وی (پاکستان) نیور اپیلاڑ فلی دی نیوز انٹرنیشنل 29۔ نومبر 1996ء۔ عبدالسلام دی ہیومن سائیڈ ڈاکٹر مجاہد کامران۔ ٹریبوٹ ٹو اے جینئس ڈاکٹر عقیلہ اسلام۔ سلام پاسزان ٹو ہسٹری ڈاکٹر منیر احمد خان۔ عبدالسلام پاسٹ اینڈ پریذنٹ ڈاکٹر پرویز ہود بھائی۔ پرائیڈ آف دی سائنس ورلڈ احمد مہری وان۔

اردو حصے کے صفحات کی تعداد 73 ہے جبکہ انگریزی حصہ 38 صفحات پر مشتمل ہے اس طرح سے یہ شمارہ 111 صفحات پر محیط ہے۔

ادارہ النداء مبارکباد کا مستحق ہے کہ اس نے ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں یہ خوبصورت نمبر نکالا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

(ی-س-ش-)

○○○

آپ کا خط ملا

○ مکرم محمد بشیر زیروی صاحب لاہور سے لکھتے ہیں۔

محترم جناب سیفی صاحب

آپ کے الفضل میں محترمہ اہلیہ صاحبہ کے متعلق جو تفصیلی مضمون شائع ہوا ہے اس میں آپ کے وقف کی قربانی کے ساتھ موصوفہ کی وقف سے بھی زیادہ زندگی وقف ظاہر ہوتی ہے۔ ان مستورات کی قربانیاں جن کے خاوندان سے سالہا سال جدا رہے اور انہوں نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے ساتھ دیگر ذمہ داریاں بھی ادا کیں یہ بہت بڑا کام ہے اور جس رنگ میں موصوفہ آپ کی عدم موجودگی میں اور رفاقت میں آپ کی معاون بنی رہیں، تو حیرت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وجود اپنی خاص حکمت سے پیدا کئے جو اپنے ایثار اور قربانیوں میں اپنی مثال آپ بنے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو اعلیٰ مقامات میں جگہ دے اور ان کی اولاد کو ان کی خوبیوں کا وارث بنائے میں نے یہ مضمون اپنے گھر میں سب کو پڑھایا ہے۔ تاکہ انہیں بھی خدمت سلسلہ کا شوق پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا کرے اور آپ کے زور قلم اور اخلاص میں اور بھی زیادہ اضافہ فرمائے۔ یہ عاجز پچھلے سال سے بیمار ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اب چھڑی کے سہارے کسی قدر چل پھر لیتا ہوں اور کافی حد تک محتاجی ختم ہو گئی ہے۔ مگر ابھی کامل صحت نہیں ہے جس کے لئے آپ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

اگر دعا کو دل نہ چاہے اور پورا خشوع خضوع دعا میں حاصل نہ ہو تو اس کے حصول کے واسطے بھی دعا کرے اور اس بات سے ابتلا میں نہ پڑے کہ میری دعا تو صرف زبان پر ہی ہوتی ہے دل سے نہیں نکلتی دعا کے جو لفظ ہوتے ہیں ان کو زبان سے ہی کہتا رہے آخر استقلال اور صبر سے ایک دن دیکھ لے گا کہ زبان کے ساتھ اس کا دل بھی شامل ہو گیا ہے اور عاجزی وغیرہ لوازمات دعا میں پیدا ہو جائیں گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترمہ رشیدہ بیگم شکیلہ

چوہدری محمد شفیع سلیم

خاکسار کی اہلیہ محترمہ رشیدہ بیگم شکیلہ جو محترم خواجہ غلام نبی صاحب (وفات یافتہ) سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل قادیان کی صاحبزادی اور چوہدری لعل خاں صاحب (وفات یافتہ) مشیر قانونی قادیان کی بہو تھیں اس جہان فانی سے 31 جنوری 1996ء کو رحلت کر گئیں۔ یکم فروری 1996ء صبح ایاز باغ کھاریاں میں مقامی اور قرب و جوار کی جماعتوں کے احباب نے جنازہ پڑھا۔ بعد عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ موصیہ تھیں چنانچہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مولانا صاحب موصوف نے ہی تدفین کے بعد دعا کرائی۔ بزرگان سلسلہ اور قارئین الفضل سے وفات پانے والی کی بلندی درجات کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

ہمارا نکاح 28 جون 1944ء کو حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب (ہماری دعائیں آپ کے لئے) مفتی سلسلہ وپرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے بیت المبارک قادیان میں پڑھایا تھا۔ 6 مارچ 1945ء کو رخصتی ہوئی۔ ہماری اکاون سالہ رفاقت کے دوران میں نے اہلیہ محترمہ کو سلسلہ احمدیہ کی نہایت مخلص۔ فدائی۔ نیک اور ایثار پیشہ خادمہ ہی پایا۔ 50 سال بطور موصیہ کے زندگی قابل رشک تھی۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں دفتر دوم کے پہلے سال سے شمولیت کی باون سال تک اضافہ کے ساتھ ادائیگی کی۔ اللہ نے چاہا تو اب آپ کا کھاتہ تحریک جدید جاری رہے گا۔ چندہ کی وصولی کے لئے سیکرٹری لجنہ عموماً ہمارے ہاں سے وصولی شروع کرتیں۔ کیونکہ ادائیگی فوراً ہو جاتی تھی۔ کسی سائل یا ضرورت مند کو خالی ہاتھ واپس نہ کرتیں۔ اپنی ضرورتیں پس پشت ڈال کر دوسروں کی حاجت روائی کرتیں۔ اگر کوئی عورت کسی پہنے ہوئے کپڑوں کو دیکھ کر پسندیدگی کا اظہار کرتی تو اسی وقت وہ کپڑے بدل کر اس کو دیدیتی تھیں اللہ تعالیٰ کی عبادت۔ تلاوت کلام الٰہی۔ شب بیداری میں باقاعدہ۔ ماہ مبارک میں بہت دفعہ بیت میں اعتکاف کیا۔ تلاوت کے بعض دفعہ چار چار پانچ پانچ دور مکمل کرتیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پانچ بیٹوں اور سات بیٹیوں سے نوازا۔ دس بفضلہ حیات ہیں۔ سب کو خود کلام الٰہی اور اعلیٰ تربیت سے آراستہ کیا۔

تاریخ لجنہ اماءاللہ جلد اول صفحہ 598-599 میں مربیہ کلاس میں 1946ء میں شمولیت کا ذکر ہے نیز کتب سلسلہ کے امتحانات میں شرکت کی۔

قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقع پر عموماً "دار" بانی سلسلہ احمدیہ میں قیام کرنے والی مہمان مستورات کی خدمت کی ڈیوٹی دیتیں تھیں۔ حضرت امام ثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) شکیلہ کو حضرت ام طاہر کے مکان پر مربیہ کلاس میں شامل ہونے کے باعث "مولوی صاحب" کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ سے پرانا تعلق تھا۔ کیونکہ خاکسار کی چھوٹی بہن عائشہ (وفات یافتہ) اور حضرت سیدہ مہر آپا دونوں ملکر امتہ الحئی لائبریری قادیان میں خدمات دے چکی تھیں۔ عائشہ کی وفات پر 1951ء پر ہمارے گھر تعزیت کے لئے ربوہ میں تشریف لائیں۔ تو رشیدہ بیگم شکیلہ سے شفقت کا سلوک شروع ہوا۔ جب کبھی خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ میں جاتیں حضرت سیدہ مہر آپا سب سے تعارف کراتیں اور سیدنا حضرت امام ثانی کی علالت کے دوران بھی زیارت کا موقع مل جاتا۔ رشیدہ بیگم شکیلہ جب اپنے محترم والد (خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل قادیان) کی بیٹی ہونے کا ذکر کرتیں اور بھی شفقت بڑھ جاتی۔ باپ کی خدمات کا بھی اعزاز پایا۔

اہلیہ محترمہ کی وفات پر تعزیت کے جو خطوط خاکسار کے نام آئے۔ ان کے بعض اقتباسات درج کرتا ہوں۔ جس سے ان کے اعلیٰ اخلاق اور محاسن کا پتہ چلتا ہے۔

(1)۔ محترم بہن عائشہ بیگم بریگیڈیر بشیر احمد صاحب راولپنڈی نے تحریر کیا "آپ کی بیگم صاحبہ (۔) بہت اعلیٰ صفات کی حامل تھیں بہت خوش طبع۔ ہنس مکھ۔ عبادت گذار۔ ہنر مند انتہائی دردمند دل رکھنے والی۔ جب ملتیں انتہائی خلوص' محبت' پیار سے۔ ان سے مل کر دلی خوشی حاصل ہوتی۔ ہر وہ وصف اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا ہوا تھا جو ایک اعلیٰ انسان میں ہونا چاہئے بالخصوص ایک احمدی میں۔ حق مغفرت کرے بہت ہی خوبیاں تھیں مرنے والی میں۔ میں تو ان کی بہت ہی مداح تھی۔ اکثر گھر میں بھی ان کی تعریف و توصیف کرتی۔ کہ اتنی باہمت سلیقہ شعار خوش خلق عورت میں نے کم ہی دیکھی ہے۔ مزاج میں اتنی انکساری تھی کہ لکھ نہیں سکتی۔ میں دعا کرتی ہوں۔ کہ خدائے غفار و ستار ہماری عزیز ترین بہن کو اپنی غفاریت اور ستاریت کی چادر میں لپیٹ لے اور بہت مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت میں مقام اعلیٰ عطا فرمائے" (۔)

(2)۔ عزیزہ مکرمہ مریم صدیقہ خالد رشید مقیم جلنگھم (انگلستان) نے تحریر کیا:۔

"ہماری بھابھی کا تعلق تو ہمارے بچپن سے ہے۔ برسوں پہلے کا زمانہ۔ پھوپھی جان کا گھرانہ۔ رشتہ داری' پیار' حسن سلوک' جب ہم اپنے والدین (ڈاکٹر احمد دین احمد آف یوگنڈا۔ افریقہ) سے دور تھے اور اپنی پھوپھی جان کے نزدیک (قادیان میں) اس وقت کتنا خیال رکھتیں۔ بھابھی جان اس ماحول کی جان تھیں۔ خوش باش۔ ہنسنے والی بھابھی جن کی موجودگی سے اداسیوں کے احساسات مٹ جاتے اور خوشیاں محسوس ہونے لگتیں۔"

(3)۔ مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب سیکشن آفیسر (ر) لیاقت پارک لاہور نے تحریر فرمایا:۔

"بھابھی جان سے جن چند ملاقاتوں کا موقع ملا۔ اس کے نتیجہ میں میرے ذہن میں یہ تاثر نہایت پختگی سے قائم ہے۔ کہ وہ ایک نہایت بااخلاق' مہمان نواز اور حد درجہ خلیق خاتون تھیں اور اپنی تمام اولاد کو اعلیٰ تعلیم کے علاوہ زیور اخلاق سے مزین کیا۔ اپنے شوہر کے ساتھ ہر دکھ سکھ میں خوش اسلوبی کے ساتھ ساتھ دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاق حسنہ کو ان کے درجات کی مزید بلندیوں کا باعث بنائے۔"

(4)۔ عزیزہ مکرمہ شاہدہ عزیز بنت کرنل عزیز احمد صاحب (وفات یافتہ) لاہور چھاؤنی نے تحریر فرمایا:۔

ہر بار بہت محبت اور خلوص ایسی پیاری مسکراہٹ سے ملنا ہمیشہ یاد رہے گا۔ خوش شکل'

باقی صفحہ 7 پر

ایک ہمدم دیرینہ کے نام

برسوں بعد اسکا خط آنے پر

آنکھوں کے سامنے تھا ترا نامہ بر کہ تُو
وہ تیرے خدو خال و لب و لہجہ ہو بہو
بیدار دل میں یوں ہوا یادوں کا ایک شہر
نورِ سحر سے جاگ اٹھیں جیسے کاخ و کُو

اے دوست یہ بتا کہ میں کیا کیا کروں بیاں
آشوبِ روزگار کہ غمہائے دوستاں
گُم ہو گئی صحیفۂِ ماضی میں ہی کہیں
کتنی محبّتوں کی شکستوں کی داستاں

یادوں کا کارواں ہے رواں زندگی کے ساتھ
اب تیری بات بھی تو ہَے کتنی پرانی بات
درد و غمِ فراق زباں سے ادا ہو کیا
گو رات کٹ گئی ہے پر کیسے کٹی وہ رات

روشن کیئے جو میں نے کہاں ہَیں مرے چراغ
وہ روز و شب کہ جن کا نہیں مل رہا سراغ
آئے تو راحتوں کے بھی لمحے ضرور تھے
گذرے تو کر گئے وہ مگر دل کو داغ داغ

دل خوش رہے' فریب بھی اس کو دیئے ہزار
لیکن حقیقتوں سے تو ممکن نہیں فرار
زندہ میانِ بیم و رجا ہیں تو اس لئے
لَو دے رہے ہیں آج بھی کچھ اَن بُجھے شرار

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

امریکہ کو چین کا صاف جواب

امریکہ کے دورے پر آئے ہوئے چین کے مرد آہن صدر جیانگ زیمن نے امریکہ کی سر زمین پر امریکی پالیسیوں اور امریکی پالیسی سازوں کو صاف صاف باتیں سنا دیں۔ انہوں نے کہا کہ تبت چین کا حصہ ہے اور یہ اس کا اندرونی معاملہ ہے۔ انہوں نے امریکی انسانی حقوق کے ماہروں کو بھی صاف جواب دے دیا کہ چین کے معاملات اس کے اپنے معاملات ہیں۔ چین 5 ہزار سال پرانی تہذیب کا حامل ہے۔ اس کے اپنے حالات ہیں۔ اس کے صوبوں کو اپنے اپنے مسائل ہیں۔ ان کو امریکی نقطہ نظر سے نہیں جانچا جا سکتا۔ تائیوان کے مسئلے پر بھی انہوں نے کھل کر اظہار کیا کہ اس بارے میں چین سے کسی سمجھوتے کی توقع نہ رکھی جائے۔ چین کے صدر نے یہ باتیں ایشیا سوسائٹی کے اجلاس میں کہیں۔ جب وہ ایشیا سوسائٹی کے اجلاس میں تقریر کرنے جا رہے تھے تو تقریب سے باہر چین کے خلاف مختصر سے مظاہرین کا ایک مجمع موجود تھا جو چین کے خلاف پلے کارڈز اٹھائے ہوئے تھا اور چین کے خلاف نعرے لگا رہا تھا۔

امریکہ کی سرزمین پر امریکہ کو کھری کھری سنانے کا حوصلہ چین ہی کر سکتا ہے۔ اور صدر جیانگ زیمن اس وقت چین کی واحد بااختیار شخصیت ہیں وہ ملک کے صدر بھی ہیں۔ کیمونسٹ پارٹی کے سربراہ بھی ہیں اور مسلح افواج بھی پوری طرح ان کے کنٹرول میں ہیں انہوں نے کسی بھی طرح امریکہ یا مغربی طرز فکر کے دباؤ میں آنے سے صاف انکار کر دیا۔

OOO

سری نگر میں بم دھماکہ

سری نگر میں گذشتہ تین دنوں میں حریت پسندوں کی طرف سے تین حملے ہو چکے ہیں۔ تازہ واقعہ ایک بم دھماکہ تھا جس میں سیکیورٹی کے تین اہلکار ہلاک ہو گئے جبکہ 15 زخمی ہوئے۔ کئی گاڑیاں تباہ ہو گئیں اور علاقہ میدان جنگ کا نقشہ پیش کرنے لگا۔

مقبوضہ کشمیر کے دارالحکومت میں کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کی ناک کے عین نیچے حریت پسندوں کی کامیاب کارروائیاں مقبوضہ کشمیر کی حکومت کی بے بسی کی آئینہ دار ہیں اور اسی کے ساتھ بھارتی فوج کی ناکامی کا بھی کھلا اعلان ہیں۔ حریت پسندوں کی کسی تنظیم کی طرف سے تادم تحریر اس دھماکہ کی ذمہ داری قبول نہیں کی گئی۔

OOO

کرناٹک کا ویرا اپن

کرناٹک کی افسانوی شخصیت ویرا اپن آج بھی حکومتی پکڑ سے باہر ہے۔ ویرا اپن حکومت کا مخالف ہے اور جنگلوں میں روپوش ہے اس کو پکڑنے کی کرناٹک حکومت کی تمام کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ گذشتہ دنوں ویرا اپن نے ہتھیار ڈالنے کی مشروط پیش کش کی تھی۔ لیکن عین وقت پر اس نے اس پیشکش سے انکار کر دیا۔ کرناٹک کی حکومت کے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ اب ہم نے آخری فیصلے تک لڑنے کا عزم کر لیا ہے۔ ہم بھی اب اس آنکھ مچولی سے تنگ آ چکے ہیں۔

قابل غور بات یہ ہے کہ کرناٹک کی حکومت کا رویہ ویرا اپن کے ساتھ بہت سخت ہے جبکہ ہمسایہ صوبے تامل ناڈو کا رویہ وہ نہیں جو کرناٹک حکومت کا ہے۔ شاید اسی رویے سے ویرا اپن کو جرات ملتی ہو۔ تاہم جنگلوں میں رہ کر بھی ویرا اپن نے ایک آڈیو کیسٹ حکومت کو بھجوائی تھی۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ صحافیوں کی گفتگو کی ویڈیو کیسٹ بھی موجود ہے۔ جس میں ویرا اپن اپنی عجیب و غریب مونچھوں کے ساتھ نمایاں ہے۔

OOO

جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس

بیت المقدس میں یہودی بستیوں کی تعمیر روکنے کے لئے اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کے طریقے اختیار کرنے کے لئے جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس اس ماہ کے دوسرے ہفتے میں ہو گا۔ یہ خصوصی اجلاس عرب ملکوں کی درخواست پر بلایا جا رہا ہے۔

اسرائیل کا عالمی کردار کئی دہائیوں سے یہ ہو چکا ہے کہ وہ جو چاہے کرتا ہے اور عالمی دنیا محض زبانی جمع خرچ کے ساتھ اس کی مذمت کر دیتی ہے۔ امن انصاف اور جدید دور کی اصطلاح انسانی حقوق کی پاسداری کے دعوے کرنے والے ترقی یافتہ مغربی ممالک اس سلسلے میں کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھاتے حالانکہ دو اسلامی ممالک عراق اور لیبیا کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد ہیں۔ ایک اور اسلامی ملک ایران کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کی دھمکیاں ملتی رہتی ہیں اور چوتھے اسلامی ملک پاکستان کا ایٹمی پروگرام عالمی طاقتوں کو بہت برا لگتا ہے۔ یہ ساری پابندیاں یوں لگتا ہے کہ صرف اسلامی ممالک کے لئے مخصوص ہیں۔ اسرائیل کے خلاف صرف زبانی بیانات ہیں 'اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل کی قراردادیں ہیں اور بس!!

OOO

اقوام متحدہ کی ہتھیاروں کی ٹیم کا

دورہ عراق

اقوام متحدہ کی ہتھیاروں کا معائنہ کرنے کی ٹیم جس میں امریکی بھی شامل ہیں عراق میں ہتھیاروں کی تیاری کا جائزہ لینے کے لئے اپنا کام سوموار کے روز سے دوبارہ شروع کرے گی۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے اجلاس کے بعد اقوام متحدہ کے ہتھیاروں کے کمیشن کے مقرر کردہ انسپکٹر صاحبان عراق روانہ ہو رہے ہیں۔ اس سے قبل اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے اقوام متحدہ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ عراق کسی قسم کی محاذ آرائی نہیں چاہتا۔

یاد رہے کہ چند دن قبل عراق نے اعلان کیا تھا کہ ہتھیاروں کا معائنہ کرنے والی یہ ٹیمیں امریکہ کے جاسوسوں پر مشتمل ہوتی ہیں لہٰذا عراق ان ٹیموں سے کوئی تعاون نہیں کرے گا۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن

انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 5- نومبر 1997ء

12-00 رات-جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-00 اراؤنڈدی گلوب-ہماری کائنات-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
4-00 فرنچ زبان سیکھئے-
4-30 حکایات شیریں-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 طبی معاملات-"اپنڈکس" مہمان-ڈاکٹر ولی محمد ساغر-میزبان-ڈاکٹر سلطان اے مبشر-
8-00 اردو کلاس-
9-00 فرنچ زبان سیکھئے-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-35 چلڈرنز کارنر-
12-00 سواحیلی پروگرام-
12-30 تقریر-
1-30 ہماری کائنات-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ-
5-05 تلاوت-خبریں-
5-30 عربی زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشن پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
7-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 فرنچ پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-

جمعرات 6- نومبر 1997ء

12-00 رات-جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-00 المائدہ
2-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
4-00 ترکی زبان سیکھئے-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 کینیڈین ہورائزن-
8-00 اردو کلاس-
9-00 ترکی زبان سیکھئے-
9-30 عربی پروگرام-نظم-قصیدہ-
9-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-35 چلڈرنز کارنر-حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
12-00 سندھی پروگرام- ترجمہ خطبہ 23-2-96
1-00 المائدہ-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت حصہ 20-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 ڈچ زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 ہومیوپیتھی کلاس-حضرت صاحب کے ساتھ-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 روسی پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

OOO

بقیہ صفحہ 3

پائی-

(4)- ڈاکٹر حافظ سید حبیب اللہ شاہ صاحب (ولادت 1892ء بیعت 1902ء وفات اپریل 1953ء) ان کی اولاد دو بیٹیوں اور تین بیٹوں پر مشتمل ہے-

(5)- سید عزیز اللہ شاہ صاحب (ولادت 1896ء بیعت 1902ء وفات دسمبر 1952ء) ان کی دو بیٹیاں اور تین بیٹے ہوئے حضرت سیدہ مہر آپا (بشریٰ بیگم) ان ہی کی بیٹی تھیں جو ام طاہر کی وفات کے بعد حضرت امام الثانی کے عقد میں آئیں-

(6)- سید عبدالرزاق شاہ صاحب (ولادت 1902ء پیدائشی احمدی وفات دسمبر 1981ء) ان کی اولاد تین بیٹوں اور پانچ بیٹیوں پر مشتمل ہے-

(7)- سیدہ (ام طاہر) مریم بیگم صاحبہ (ولادت 1905ء پیدائشی احمدی وفات 5 مارچ 1944ء) ان کا عقد حضرت امام الثانی سے ہوا آپ کی اولاد میں حضرت امام الرابع اور تین صاحبزادیاں شامل ہیں-

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اپنی اولاد کے لئے ایک وصیت تحریر فرمائی جو آپ کے فرزند رشید حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے شائع کروائی۔ اس وصیت میں آپ نے نہایت زریں نصائح لکھی ہیں جو آپ کی پاک سیرت کی غمازی کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا "دعا تو اللہ تعالیٰ سے فیوض و برکات حاصل کرنے کا ایک ذریعہ اور ابتدائی منزل ہے اس لئے تم اس منزل مبارک کے حصول کے لئے سر سے پاؤں تک کوشاں رہو اور ہر حالت میں چلتے پھرتے حسب فرصت دعاؤں کو طبع ثانی اور اعضاء جسمانی کی طرح اپنا شیوہ و وطیرہ اور بقاء روح کے لئے انہیں وسیلہ اور دار و مدار روح سمجھنا چاہئے" آپ نے اپنی اولاد کے لئے بہت دعائیں کیں وصیت کے آخر میں (-) اپنے رب سے یوں عرض کی۔

"اے رب العالمین میں اپنی اولاد کو جو نسلاً بعد نسل میرے خاندان سے ہو صرف تیرے ہی حوالے کرتے ہوں تو ہی ان کا کفیل و حامی و ناصر ہو کافی و نعم المولیٰ ہونا ان کی ذریت میں سے تا قیامت..... خادم دین..... بناتے رہنا..... مجھے اور میری اولاد کی بھی تیرے (بانی جماعت احمدیہ) سے روحانی طور پر ایک نسبت ہے اسی نسبت کے طفیل مجھ پر اور میری اولاد پر رحم کرنا اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمانا اور (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کی اتباع اور خدمت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہمیں ہمیشہ نصیب کرنا اور اسی پر ہمارا خاتمہ کیجیو"۔

بقیہ صفحہ 5

خوش اخلاق تھیں۔ اب تو یادیں ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو صبر عطا کرے (-)

(5)۔ مکرم چوہدری یوسف ایاز صاحب مقیم کینیڈا نے تحریر فرمایا:۔

بہت خوبیوں کی مالک تھیں۔ بہت خلیق، ملنسار اور مثالی ماں تھیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اور سب بہن بھائیوں اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنی جوار رحمت میں جگہ دے (-)

(6)۔ محترم چوہدری عبدالحمید آصف صاحب فیصل آباد نے اشعار میں تعزیت فرمائی۔ "انجام بخیر ہوا۔

رشیدہ بیگم سراپا مریم وہ ماں رمضان میں چل بسی ہیں
اسی جہاں میں ملی ہے جنت "عجیب تیری بھی زندگی ہے"

(7)۔ محترم چوہدری نذر محمد نذیر گوئیکی صاحب دارالشکر ربوہ نے اپنے تعزیتی مکتوب میں تحریر فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ جانے والی نیک اور بزرگ ہستی کو اعلیٰ سے اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور جنت میں ٹھنڈی اور خوشگوار ہواؤں میں سانس لیں اور جو اپنی نیکی اور اخلاص کی خوشبو چھوڑ گئی ہیں آپ سب اور ہم سب اس سے معطر ہوں۔ جس چیز نے واپس نہیں آنا اور جس کا علاج صرف صبر، شکر اور رضا باری کے ساتھ مکمل مفاہمت ہے اور صدق دل سے عارضی جدائی کا مضبوط یقین اور پھر وہاں جا کر مل جانے کا بھرپور ایمان اور مستقل وہاں رہائش کا پر یقین ایمان اگر یہ باتیں درست ہیں اور صد فی صد درست ہیں تو صاحب ایمان کے لئے یہ کام مشکل نہیں ہے.... زندہ ہیں وہ یقیناً زندہ ہیں۔ اصل زندگی ان کو مل گئی ہے ہم جلد ان سے جا ملیں گے"

پسماندگان میں میرے ساتھ پانچ بیٹے پانچ بیٹیاں چار داماد اور چار بہوئیں 9 پوتے پوتیاں اور 9 نواسے نواسیاں ہیں۔ یہ میرے پاس امانت ہے خدا تعالیٰ جانے والی کو اپنی جنتوں میں جگہ دے اور یہ امانتیں کماحقہ ادا کر سکوں اور انجام بخیر ہو۔ اور یہ ساری اولاد دین کی خادم بن کر اپنی عظیم ماں کی خوابوں کی صحیح تعبیر بن جائے۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر۔

OOO

بقیہ صفحہ 1

کی ان سے بدتر ہو گی۔ خاوند نے کہا کہ چلو تو سہی۔ آخر اس غریب کے گھر پہنچے۔ دروازے پر دستک دی وہ اندر سے آیا۔ کواڑ کھولتے ہی جب اس نے میاں بیوی کو اس حال میں کھڑے دیکھا تو فوراً اندر واپس چلا گیا۔ بیوی نے کہا لو اس شخص کو بھی دیکھ لیا یہ بھی ویسا ہی ہے۔ امیر نے جواب دیا ابھی صبر کرو۔ دیکھو ہوتا کیا ہے۔ اگر یہ بھی ویسا ہی نکلا تو ہمارا کوئی حرج نہیں۔ اور اگر ان کے خلاف ہوا تو ظاہر ہو جائے گا۔ تھوڑی دیر میں وہ شخص گھر سے نکلا۔ وردی اس نے پہنی ہوئی تھی۔ ایک ہاتھ میں تلوار تھی اور دوسرے میں ایک تھیلی روپوں سے پر تھی امیر کے سامنے آیا اور کہا کہ اگر تمہیں مالی نقصان پہنچا ہے تو یہ میری ساری عمر کا اندوختہ ہے اس کو اپنا سمجھو اور اگر کسی شخص نے تم پر ظلم کیا ہے اور اس طرح تمہارے مال کو نقصان پہنچایا ہے تو یہ میری تلوار ہے میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ اور اس ظلم کا بدلہ لیتا ہوں اس وقت اس امیر نے اپنی بیوی کو کہا کہ دیکھ یہ باعث ہے میرے اس شخص کو زیادہ عزیز رکھنے کا۔ کیا اس غریب کی محبت اور اخلاص عزت بڑھانے والا تھا یا گھٹانے والا تو سچے دوست کی عزت دل سے ہوتی ہے۔ جو شخص بناوٹ سے عزت کرتا ہے۔ وہ عزت حقیقی نہیں ہوتی۔ جو عزت ایک دیانتدار غریب شخص کی ہوتی ہے۔ وہ ایک بد دیانت امیر کی نہیں ہوتی۔

(از خطبہ 11۔ نومبر 1921ء)

OOO

معلمین کی ضرورت

○ ایسے احباب کی ضرورت ہے جو کلام الٰہی ناظرہ و ترجمہ پڑھانے کا تجربہ رکھتے ہوں اور شوق بھی رکھتے ہو۔ سائیکل چلانا بھی جانتے ہوں۔ اپنے صدر جماعت کی تصدیق سے درخواستیں بھجوا دیں اور 8 نومبر بروز جمعرات انٹرویو کے لئے دفتر میں تشریف لاویں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ وقف عارضی)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

درخواست دعا

○ مکرم بشیر احمد صاحب اعوان ولد چوہدری غلام احمد اعوان صاحب حال مقیم فرانس مختلف عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور پیرس کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں اب حالت قدرے بہتر ہو رہی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

○ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب سابق مربی جرمنی چند ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان کی بیماری تشویشناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور ڈاکٹر مایوسی کا اظہار کر رہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایرنٹس نرسز کی آسامیاں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ ٹریننگ کی چند آسامیاں خالی ہیں ابھی ہائیر سیکنڈری کے امتحان کے نتائج نکلے ہیں۔ ایسے طلباء و طالبات جو نرسنگ کی تربیت کے خواہشمند ہوں اور کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئے ہوں اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 10 نومبر 1997ء تک دفتر ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ پہنچا دیں۔ دوران ٹریننگ طلباء و طالبات کو ایک ہزار روپے بالمقطع وظیفہ الاؤنس ماہوار دیا جاتا ہے۔"

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام بشارت احمد سے بدل کر بشارت احمد درویش رکھ لیا ہے آئندہ مجھے اسے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

بشارت احمد درویش ولد میاں خوشی محمد
مکان نمبر 34/11۔ 9 سول ہسپتال کالونی کوئٹہ

○ میں نے اپنا نام شمیم بیگم سے بدل کر شمیم اختر رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

شمیم اختر بنت اللہ رکھا
مکان نمبر 34/11۔ 9 سول ہسپتال کالونی کوئٹہ

اعلان گمشدگی

○ عزیزہ مکرمہ ساجدہ منصور صاحبہ عمر 33 سال ذہنی توازن درست نہیں اور مرگی کی مریضہ ہے اور اس کا بایاں ہاتھ اور چہرہ دائیں جانب سے جلا ہوا ہے کالی چادر لئے ہوئے ہے گزشتہ دو ماہ سے لاپتہ ہے' لہٰذا تمام احباب جماعت سے گزارش ہے کہ کہیں بھی دیکھیں یا کسی کو اس کے بارے میں علم ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

ملک فضل الٰہی مکان نمبر 116/A نزد احمدیہ بیت الذکر ڈھانڈلہ سٹریٹ ملز روڈ بھکر ضلع بھکر فون نمبر 2775 اور 2630 پر مطلع کریں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 4- نومبر 1997ء

12-00	رات-جرمن سروس-
1-00	اردو کلاس-
2-00	تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
3-00	ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ-
4-00	نارویجین زبان سیکھئے-
5-05	تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30	چلڈرنز کارنر-حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
6-00	لقاء مع العرب-
7-00	سپورٹس- باسکٹ بال- ربوہ بمقابلہ شیخوپورہ-
8-00	اردو کلاس-
9-00	نارویجین زبا سیکھئے-
10-00	ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ-
11-05	تلاوت-حدیث-خبریں-
11-35	چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
12-00	پشتو پروگرام-
1-00	تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
2-00	لقاء مع العرب-
3-00	اردو کلاس-
4-00	طبی معاملات-"اینڈکس" مہمان-ڈاکٹر ولی محمد ساغر- میزبان- ڈاکٹر سلطان-اے-مبشر-
4-30	سیرت حضرت مولوی محمد عثمان-
5-05	تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30	فرنچ زبان سیکھئے-
6-00	انڈونیشین پروگرام-
7-00	بنگالی پروگرام-
8-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
9-00	لقاء مع العرب-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3- نومبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ مسائل جلد حل ہوں گے غریبوں کو ریلیف ملے گا۔ قانون کی حکمرانی کا عزم کر رکھا ہے۔ ملک کو ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے چند روز تک معاشی اور سماجی شعبوں میں متعدد اہم پالیسیوں کا اعلان کیا جائے گا مظلوم اور دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے انصاف ان کی دہلیز تک پہنچایا جائے گا۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کی خالی ہونے والی ججوں کی گیارہ آسامیاں 20۔ مارچ 1996ء کے سپریم کورٹ کے فیصلہ کے مطابق جلد پُر کی جائیں گی۔ حکومت عدلیہ تنازعہ حل ہونے کے بعد ملک میں استحکام ہو گا حکومت ہر سطح پر اعلیٰ تعلیم فراہم نہیں کر سکتی۔ نجی تنظیمیں آگے آئیں۔

○ جامعہ بنوریہ کراچی کے مہتمم مولانا مختار اور ان کے ساتھی مفتی عبد السمیع اور ڈرائیور کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ گرومندر کے قریب موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کے بعد دستی بم پھینکا جس سے وین کو آگ لگ گئی۔ واقعہ کے بعد جامعہ بنوریہ کے ہزاروں طلباء مشتعل ہو کر سڑکوں پر نکل آئے۔ گاڑیوں پر پتھراؤ کیا۔ اور سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر دیں۔ کورنگی میں بھی فائرنگ سے دو نوجوان ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ وزیراعظم کی رہائش گاہ پر کھلی کچہری میں سینکڑوں لوگوں نے اپنے مسائل اور شکایات پیش کیں۔ گلشن راوی کے سینکڑوں لوگوں نے پولیس اور قبضہ گروپ کے خلاف شکایات کرتے ہوئے کہا کہ قاضی آباد پر قبضہ گروپ نے تین تھانوں کی پولیس کے ساتھ بستی پر حملہ کیا۔ عورتوں کو مارا پیٹا۔ مسجد کی بے حرمتی کی اور ایک شخص سے ڈیڑھ لاکھ روپے چھین لئے۔

○ وفاقی وزیر برائے صوبائی رابطہ و سیاسی امور چوہدری نثار علی نے کہا ہے کہ چیف جسٹس سجاد علی شاہ اور حکومت کے درمیان محاذ آرائی نہ تو حکومت کے مفاد میں تھی اور نہ ہی قومی مفاد میں تھی۔ غیر ضروری لوگ درمیان میں نہ آتے تو معاملہ پہلے ہی حل ہو جاتا۔ مذاکرات کے دوران چیف جسٹس کا رویہ انتہائی مصالحانہ تھا۔ اب بھی غلطی کی اصلاح میں بڑائی ہے۔ حکومت کے پاس کئی راستے کھلے تھے مگر ذاتی انا قربان کر دی ہے۔ ہم تلخیاں بھلا کر مستقبل کی طرف دیکھنا چاہتے ہیں۔ جلتی پر تیل ڈالنے والے ہار گئے۔ یہ اس وقت کہاں تھے جب بے نظیر نے عدلیہ کی تضحیک کی تھی۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ موجودہ حکمران ناکام رہے ہیں۔ انہیں اب برسر اقتدار رہنے کا کوئی حق نہیں۔

○ پنجاب سندھ اور سرحد ہائیکورٹ کے نئے چیف جسٹس صاحبان نے عدلیہ 'انتظامیہ اور مقننہ کے درمیان محاذ آرائی کے بارے میں مختلف خیالات کا اظہار کیا ہے پنجاب کے چیف جسٹس نے کہا کہ یہ کوئی دنگل نہیں تھا۔ سندھ کے چیف جسٹس نے کہا کہ جمہوریت میں ایسا ہوتا ہے۔ جبکہ سرحد کے چیف جسٹس نے کہا کہ میرا یہ سبجیکٹ ہی نہیں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ججوں کی تقرری کسی کی ہار جیت نہیں۔ جمہوریت کی جیت ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ حکومت کے دن گنے جا چکے ہیں۔ جمعیت علماء اسلام (ف) کے سربراہ فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ وقت آگیا ہے قوم کھڑی ہو جائے۔ نواز شریف نے پہلے صدر کو بے بس کیا۔ پھر اراکین اسمبلی بے بس کئے اور اب عدلیہ کو غرق کرنا چاہتے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم نے غریبوں کو نوکریاں دیں۔ نواز شریف نے بیروزگار کر دیا ہے۔ ملک میں بے یقینی کی صورت حال ہے۔ کوئی سرمایہ کاری کرنے کو تیار نہیں۔ روپے کی قیمت میں کمی سے ملک پر اربوں ڈالر کے قرضوں کا بوجھ بڑھ گیا ہے۔ زی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے بے نظیر بھٹو نے کہا کہ سوئٹزرلینڈ کے بینک اکاؤنٹس سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ تاہم میرا امیر خاندان سے تعلق ہے۔ میرے باپ کے پاس دولت تھی اس پر کسی کو اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

○ ترک فوج نے اسلام کش مسودہ قانون تیار کیا ہے۔ جو منظوری کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا جس کے تحت ترکی میں اسلامی کتب پڑھنے خریدنے بیچنے اور چھاپنے پر پابندی ہو گی۔ خلاف ورزی کرنے والے کو 3 سال قید کی سزا ہو گی۔ دینی اجتماعات کی سرپرستی پر 8 سال اور شرکت پر 5 سال سزا ہو گی۔ شلوار قمیص۔ ٹوپی۔ پگڑی اور پردہ ممنوع ہو گا۔

○ پاکستان کے اٹارنی جنرل چوہدری فاروق نے کہا ہے کہ وہ حکومت اور عدلیہ کے تنازعہ میں حکومت کو غلط مشورے دینے والوں میں شامل نہیں ہیں۔ یہ چوہدری شجاعت حسین اور دیگر احباب کو ہی علم ہو گا کہ حکومت کے کن مشیروں کے باعث بحران پیدا ہوا۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ دھتکارے ہوؤں کی آس ٹوٹ گئی ہے۔ ان کی جھولی خالی رہے گی۔ ان لوگوں نے بحران کی آس لگا رکھی تھی لیکن منہ کی کھائی۔ سب جانتے ہیں کہ عدلیہ کی تذلیل کس نے کی۔ اب ان کی لوٹ مار سے پردہ اٹھا تو سازشیں شروع کر دیں۔ انہیں حساب دینا ہی پڑے گا۔

○ ڈسکہ کے قریب بس اور کار کی ٹکر سے میاں بیوی دو بچوں سمیت ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ پاکستان بار کونسل نے واضح کیا ہے کہ حکومت اور عدلیہ کے درمیان آئینی بحران ختم کرنے کے لئے وزیراعظم نواز شریف کے خلاف تمام مقدمات فوری واپس لئے جائیں۔

○ عراق نے کہا ہے کہ اس کی فوجی تنصیبات کا معائنہ کرنے والی ٹیم میں شامل امریکیوں پر عائد پابندی ختم نہیں کی جائے گی۔ دریں اثنا امریکہ نے کہا کہ عراق کے خلاف فوجی کارروائی کے لئے تیار ہیں۔ بغداد میں ہزاروں افراد نے اقوام متحدہ کے دفتر کے باہر مظاہرہ کیا۔ اسرائیلی اور امریکی پرچم نذر آتش کئے۔ عرب لیگ نے امریکی دھمکی کی مخالفت کر دی ہے۔

○ جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ نواب اکبر بگٹی نے خبردار کیا ہے کہ حکومت بچانی ہے تو مینگل ہماری شکایات دور کریں۔ شکایات دور نہ کی گئیں تو حکومت سے علیحدگی کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہے گا۔

○ صدر مملکت نے رپورٹ طلب کر لی ہے کہ کالا باغ ڈیم اور دیگر ہائیڈل منصوبے شروع کیوں نہیں ہو رہے۔

○ بھارت کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی سماجی کونسل کا رکن منتخب کر لیا گیا ہے۔ اسلامی ممالک کی نااتفاقی نے اقوام متحدہ میں بھارت کو ذلت آمیز شکست سے بچا لیا ہے۔ پہلے راؤنڈ میں بھارت مطلوبہ اکثریت حاصل نہیں کر پایا تھا۔ بھارت کو جنرل اسمبلی کے 111 ووٹ ملے۔ چھ ووٹ مزید درکار تھے۔ بھارت ناامید ہو چکا تھا۔ لیکن اسلامی ممالک کی نااتفاقی کے باعث آخری راؤنڈ میں بھارت کو 6 کی بجائے 10 مزید ووٹ ملے اور اس طرح ووٹوں کی تعداد 121 ہو گئی۔

○ پی آئی اے کے 1147 ملازمین ڈاؤن سائزنگ کے تحت فارغ کر دیئے گئے ہیں۔ 32 ماہ تک گھر بیٹھے قبل از وقت ریٹائرمنٹ والی تنخواہ دی جائے گی۔

○ صوبائی دار الحکومت لاہور میں ڈاکوؤں نے لاکھوں روپے کی گاڑیاں' موٹر سائیکل اور نقدی لوٹ لی ہے۔ جبکہ چوروں نے لاہور کے مختلف علاقوں سے 18 کاریں رکشہ سکوٹر اور موٹر سائیکلیں چرا لی ہیں۔

○ چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے حکومت کا شکریہ ادا کیا ہے کہ حکومت نے عدلیہ کی بات مان کر محاذ آرائی کا تاثر ختم کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہر ادارہ اپنے دائرہ اختیار میں کام کرتا رہے۔ ہم آئین اور قانون کی حکمرانی کے لئے کام کرتے رہیں گے۔

○ جن پانچ ججوں کو سپریم کورٹ کا جج مقرر کیا گیا ہے ان کے نام یہ ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس شیخ ریاض احمد۔ مسٹر جسٹس چوہدری محمد عارف۔ مسٹر جسٹس منیر اے شیخ۔ سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مامون قاضی۔ اور پشاور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس عبد الرحمان خان۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان اخوت و دوستی رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔

مکان برائے فوری فروخت
23/16 دار الرحمت وسطی 15 مرلہ احاطہ
رابطہ کیلئے : خواجہ فضل احمد فون 888

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان: 212515 رہائش: 212300

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں
مکان یا پلاٹ کی خریداری کے لئے
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائیت
سرمد جیولرز
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم۔ رضوان اسلم
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
فون رہائش 7582408

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر
دمہ۔ کینسر۔ بلڈ پریشر۔ تپ دق۔ السر
ایگزیما۔ نرینہ اولاد۔ لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس
اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دار الفضل ربوہ نزد چونگی 3
فون 213207

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت
کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایکسچینج
آفس 4-6-A گیلری ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائل: 0300-661524
پروپرائیٹر ملک عبد الصمد